

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

خواتین، کمسن بچوں اور ضعفاء پر رحمت و شفقت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم
اللہ الرحمن الرحیم۔ یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم و اہلیکم نارا و قودھا الناس
والحجارة علیہا ملائکة غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرهم و یفعلون ما یؤمرون۔
ترجمہ: اے مومن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر ہیں جس
پر مضبوط دل والے فرشتے مقرر ہیں جن کو اللہ جو حکم فرماتے ہیں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جائے اسے بجا
لاتے ہیں۔

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ لیس منا من لم یرحم صغیرنا و نم
یؤقر کبیرنا و یأمر بالمعروف و ینہ عن المنکر (ترمذی)
ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہماری تابعداری کرنے والوں میں
نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم و شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کریں۔ (لوگوں کو) نیکی اور بھلائی کا حکم نہ
دے اور بدی اور برائی سے بچنے کی تلقین نہ کرے۔

رب رحیم و رحمن کی عنایتیں: اللہ کے ننانوے صفات عالیہ میں سے دو صفات جو کہ رحمان و رحیم ہیں جس کے معنی
شفقت و مہربانی کے ہیں۔ ذات باری کی صفت رحمت سے نہ صرف مسلمان بلکہ کفار حتیٰ کہ حیوانات کی تمام اقسام
و انواع بھی فیض یاب ہو رہے ہیں ہر رزق کے متلاشی کو اس کی مناسبت سے رزق کا بندوبست فرما کر اعلان عام ہے کہ
میرے رحیم ہونے کا یہ مقصد نہیں کہ میرا رحیم و مہربان ہونا مخلوق کی کسی خاص نوع اور جنس کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ
سمندر کی تہہ میں رہنے والے حیوانات، نالیوں میں پیدا ہونے والے کپڑے، سوراخوں سے نکلنے والی چوئیاں، جنگلات
اور آبادیوں میں بسنے والے جانور حتیٰ کہ تمام ذی روح مخلوق کی زندگیوں میں اللہ کی اس صفت رحمت کی مرہون منت ہیں
اگر ایک انتہائی مختصر وقت کے لئے رب کائنات اپنی رحمت و شفقت کے دائرہ سے کسی مخلوق کو نکال دے تو پھر اس
کائنات کے وسیع و عریض حصوں میں

مخلوقات میں رحمت رب کی جھلکیاں: اپنے اس عظیم صفت رحمت کا کچھ حصہ رب العالمین نے اپنی مخلوقات کی فطرت اور طبیعت میں پیدا کر دیا۔ اسی کا اثر اور نتیجہ ہے کہ ایسے حیوانات جو عقل کی نعمت سے محروم ہیں ان میں بھی اپنے بچوں کے لئے شفقت ہی کی وجہ سے ایک گائے اور بھینس سے اس کا بچہ اگر چند لحظات کے لئے جدا کر دیں تو وہ اپنے اپنے انداز میں چیخ و پکار شروع کر کے ترپتے ہیں۔ لہٰذا اس کے بچے جدا کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ اپنے بچوں کی حفاظت کی خاطر بچے لے جانے والے پر حملہ آور ہونے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ یہی حالت تمام مخلوقات کی ہے۔ اپنی مخصوص اداؤں سے تمام ذی روح مخلوق کی رحمت و شفقت کا مظاہرہ آپ دیکھتے رہتے ہیں۔

اولاد سے شفقت کا معاملہ: انسان جو کہ اشرف المخلوقات، علم و شعور کی نعمت سے مالا مال ہے جس کی وجہ سے محبت و شفقت کا اظہار اور موجودگی اس کا ملی فریضہ ہے جہاں اسی انسان کو مختلف ذی روح مخلوقات سے رحم و مہربانی کے معاملہ کا شریعت نے پابند کر دیا ہے۔ وہاں اس کی اپنی اولاد کا یہ حق والدین پر اور مخلوق کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے کہ ان کے ساتھ رحم مہربانی اور شفقت کا معاملہ کیا جائے۔ آپ حضرات نے خطبہ کے ابتداء میں حدیث طیبہ سن لی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت و توقیر نہ کریں وہ ہم میں شامل ہی نہیں۔ گویا ان پر رحم کرنا مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔

تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ جن بچوں کے ساتھ ان کے سرپرست شفقت و محبت کی جگہ بلاوجہ سختی اور شقاوت کا معاملہ اختیار کر لیتے ہیں آئے روز آپ اس قسم کے رویہ اپنانے کے نتائج معاشرہ میں دیکھ رہے ہیں کہ اصلاح کی بجائے پھر بچوں میں سرکشی، نافرمانی، بے راہ روی اور بے دینی جیسے اوصاف مذمومہ پیدا ہو کر یہی بچہ بیع والدین جنہم کا ایندھن بن جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کے اسوہ کو سامنے رکھ کر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس پوری کائنات میں اللہ جل شانہ کے بعد بزرگ و برتر ہستی رحمت عالم انسانوں میں ہر کسی سے زیادہ مخلوق پر مہربان سید الکونین ﷺ اپنی اولاد اور عام بچوں کے ساتھ کس قدر محبت و شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔

حضور ﷺ کا حضرت فاطمہؑ سے شفقت کا معاملہ: آنحضرت ﷺ کا عمل اپنی اولاد کے ساتھ تو یہ ہے:

وعن عائشة قالت ما رأيت احدا كان اشبه سمثا وهديا وفي رواية حديثا وكلاما برسول الله ﷺ من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں طور طریقہ، عادات و روش اور نیک خصلتی اور ایک روایت میں ہے کہ بات چیت اور باتوں میں حضور اکرم ﷺ کی مشابہت فاطمہؑ سے زیادہ کسی اور شخص میں نہیں دیکھی (یعنی حضرت فاطمہؑ مذکورہ امور میں اپنے باپ حضور ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت تھیں) حضرت فاطمہؑ سرکارِ دو عالم کے پاس حاضر ہوتیں تو (ازراہ

محبت و رحمت) آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے ان کی طرف متوجہ ہو کر انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو بوسہ دیتے (پیشانی کے درمیان میں چومتے) پھر ان کو اپنی مسند پر بٹھا دیتے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ جب فاطمہ کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتیں پھر آپ ﷺ کو چومتیں اور اپنی جگہ حضور ﷺ کو بٹھا دیتیں۔

شفقت و محبت بیٹے بیٹیاں برابر ہیں: حضور ﷺ کے اس سلوک سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اسلام میں اولاد کی شفقت و محبت کے سلسلہ میں بیٹے اور بیٹی کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ جس نرمی، محبت اور ملامطت کا بیٹا مستحق ہے وہی سلوک و رویہ بیٹی سے بھی اختیار کرنا ہے۔ بعض دین سے ناواقف، خود ساختہ رسم و رواج کی قید و بند میں جکڑے ہوئے لوگ بیٹے کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر بیٹی کے ساتھ حقارت کا معاملہ اختیار کر کے اپنی دنیا و آخرت کو خراب کر دیتے ہیں، پھر ہمیشہ ان بیچاروں کے ساتھ زر خرید لگائے، بھیموں کا سلوک ہو کر ان کو جیتے جی ظلم و جبر کی دنیا میں جھونک دیا جاتا ہے۔ یہ افراط و تفریط کا معاملہ بعض مسلمانوں کا اپنا خود ساختہ عمل ہے، دین متین کے احکامات تو اس قدر واضح و عادلانہ ہیں کہ اس پر عمل کرنے سے نہ کسی پر زیادتی ہونے کا تصور ہے اور نہ کسی کی حق تلفی کا خوف۔

بہر حال بات ہو رہی تھی بچوں اور اولاد کے ساتھ شفقتانہ اور نرمی پر مشتمل سلوک کا تو والدین اپنے جگر کے ٹکڑوں کے ساتھ اگر محبت و شفقت سے پیش آئیں گے تو یہی اولاد جب بلوغ کو پہنچ جائے گی تو والدین کے حقوق بھی ادا کرنے کی پابندی کریں گے۔ اگر بچپن ہی سے پرورش کرنے والوں کا رویہ جاہلانہ و عامیانہ، محبت کی جگہ نفرت، مہربانی کی بجائے اذیت کا ہو تو بڑے ہو کر بچے بھی والدین کی حقوق کی ادائیگی کی پرواہ نہیں کریں گے۔

اولاد پر شفقت نہ کرنے والے بد بخت ہیں: محسن انسانیت ﷺ نے اپنے قول و عمل سے بچوں کے حقوق واضح کر کے دنیا پر ثابت کر دیا کہ بچوں سے کیسے محبت کی جاتی ہے، بچوں پر رحم نہ کرنے والوں کے بارہ میں حضور کا ارشاد ہے: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ الحسن بن علی وعنده الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان نبي عشرة من انولند ما قبلت عنهم احدا فنظروا اليه رسول الله ثم قال من لا يرحم لا يرحم (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کے بیٹے حضرت حسنؑ کو چوما، ایک صحابی اقرع بن حابسؓ جو اس وقت حضور ﷺ کے مجلس میں موجود تھے نے کہا میرے تو دس بچے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کا کبھی بوسہ نہیں لیا۔ حضور ﷺ نے سن کر فرمایا کہ جو شخص (ادروں) پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ حضور ﷺ نے مخلوق خدا سے محبت نہ کرنے والوں کے بارہ میں کتنی سخت وعید فرمائی کہ ایسا شخص جو اللہ کی مخلوق بالخصوص اولاد سے رحم و کرم کا معاملہ نہ کرے اس کا نام بد بختوں کے فہرست میں شامل ہوتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من لا يرحم لا يرحم (بخاری و مسلم) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من لا يرحم لا يرحم

الرحمة الامن شقی (ترمذی)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ روایت کر رہے ہیں کہ میں نے ابوالقاسمؓ کو جو صادق و مصدوق ہیں کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت یعنی اللہ کے مخلوق پر رحم و محبت کا جذبہ کسی کے دل سے نکالا نہیں جاتا۔ ماسوائے بد بخت کے کہ اس کا دل اس جذبہ سے خالی کر دیا جاتا ہے۔“

خلاصہ یہ کہ جس انسان کا دل دوسرے پر مہربانی اور شفقت سے بالکل عاری و خالی ہو، فسق و فجور کی وجہ سے اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہو کر وہ انسانی جذبہ جو اللہ جل جلالہ نے ہر انسان کی فطرت میں رکھا ہوا ہے، وہ جذبہ بھی ختم ہو جاتا ہے، وہی والد و مربی اپنی اولاد کے لئے مشفق و مہربان باپ کی بجائے ایک خطرناک درندے کی صورت اختیار کرے تو اولاد اس سے مل کر خوش ہونے کی بجائے اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں جیسا سلوک ہوگا ویسا ہی اس کا رد عمل اور نتیجہ جب دل سے رحمت کا مادہ ہی ختم ہوا تو ایسے بد بخت سے رحم کی توقع بھی عبث ہے

جب اولاد سے رحمت کا رشتہ ختم ہو جائے: یہی رحمت و شفقت کا جذبہ جب جہلاء عرب میں ختم ہوا خونخوار جانور سے بھی بدتر مقام پر پہنچ کر بیٹوں کو اس خوف سے قتل کرنے لگے کہ ان کو رزق دے کر فقر و فاقہ کا سامنا کرنے پڑیگا۔

جہالت کی مضرتیں: جبکہ وہ یہ سوچنے کے لئے تیار نہ تھے کہ ہمیں رزق دینے والا کون ہے جو ذات ہمیں معاش کے ذرائع مہیا کر رہا ہے وہی ذات ان بچوں کا بھی خالق و رازق ہے اپنی لڑکیوں کو اس لئے زندہ درگور کرتے کہ وہ بچی کے پیدا ہونے کو اپنے لئے بے عزتی اور عار کا موجب سمجھتے۔ رب کائنات نے ان مشرکوں کا اپنے لڑکیوں کے ساتھ روا رکھے ہوئے سلوک کا قرآن پاک میں ذکر اور مذمت بڑے واضح اور تفصیل سے فرمایا ہے جب عقل پر پردہ اور غلاف چڑھ جاتا ہے تو خیر و شر کا تصور اور تمیز ہی ختم ہو جاتی ہے۔ ان کے اس ظالمانہ عمل کا سبب یہ تھا کہ یہ بچیاں بڑی ہو کر کسی مرد کے گھر جائیں گی اور مردان سے جواز دوجی تعلقات قائم کریں گے اسے وہ اپنے بے غیرتی اور بے عزتی سے تعبیر کر کے ولادت کے فوراً بعد بچی کو زندہ دفن کر کے قتل کر دیتے، عقل و بصیرت سے کام لے کر یہ خیال بھی ان کو نہ آیا کہ ان کا اپنا وجود کہاں سے آیا اور اس سلسلہ کو ختم کر دیا جائے تو اس عالم میں نسل انسانی کے بقاء کا ذریعہ کیا ہوگا۔ رحمتہ دو عالم ﷺ جب اس دنیا میں سرپائے رحمت دین کے احکامات لے کر تشریف لائے تو قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے زرین اقوال سے ان جاہلانہ رسوم کی نفی کرنے کے بعد بچوں اور خاص کر بچیوں کے ساتھ حسن معاشرہ کے وہ درجات و مناقب بیان فرمائے جس سے اسلام میں اولاد کے ساتھ اعلیٰ تربیت و سلوک سے پیش آنے کا اندازہ باسانی لگ جاتا ہے۔

بیٹیوں اور بہنوں سے شفقت جنت کی ضمانت ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: عن ابی سعید

الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ من كانت له ثلاث بنات او ثلاث اخوات

او ابتنائ او اختائ فاحسن ما عساه ان یرحمہ اللہ فی الجنۃ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا معاملہ کرے اور انکے حقوق کے بارہ میں اللہ سے ڈرے تو اسکے لئے جنت ہے۔

حالت جنگ میں ضعفاء اور خواتین کی حفاظت کا اہتمام: حضور ﷺ کی ذات تو مجسمہ رحمت و شفقت تھی، مسلمانوں کے بچے کیا کہ کفار کے بچوں کے لئے بھی شفیق و مہربان تھے آج کے دور کی جنگوں اور حملوں کا آپ روزانہ سنتے رہتے ہیں کہ فلاں جگہ بمباری ہوئی، اتنے لوگ بے گناہ بچے اور عورتیں اسکی زد میں آ کر مارے گئے۔ قربان جائیے اس مشفق و مہربان پیغمبر ﷺ سے کہ دشمنوں کیساتھ جنگ کی حالت میں بھی مجاہدین اسلام کو تلقین فرما رہے ہیں کہ کفار کے بچوں اور جنگ میں شرکت نہ کرنے والی عورتوں اور بوزھوں کو نہ مارنا۔ یہی وہ اہم ترین خصوصیت آپ ﷺ کی قرآن میں بھی بار بار ذکر فرمادی گئی جیسے و ما ازسلناک الا رحمة للعالمین یعنی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: حریم بانحو منین رؤف رحیم۔

تمہارے پاس ایسا رسول ﷺ آیا جو (مسل) تمہاری بھلائی کے درپے رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں پر بہت شفیق و مہربان ہیں وہ ذات اقدس ﷺ تو بار بار نوح انسانی کو متوجہ فرما رہے ہیں کہ جو مخلوق خدا پر رحم و شفقت کرنے والے ہیں وہ رحمان کی رحمت کے مستحق ہیں اور جو لوگ زمین پر رہنے والوں کے ساتھ رحمت و شفقت کا مظاہرہ نہ کریں وہ اللہ کی رحمت سے دنیا و آخرت میں محروم رہتے ہیں۔ پھر وہ مربی اور والدِ کتابدِ بخت اور سنگ دل ہے جو ایسے بچوں سے محبت نہ کرے جن کو قرآن میں قرۃ العین کائنات کا حسن اور دنیا کے رونق جیسے صفات سے یاد کیا جاتا ہے۔

اولاد سے شفقت کی نبوی تاکید: حضرت عائشہؓ روایت فرما رہی ہیں کہ ایک دیہاتی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ سے پوچھا کیا آپ ﷺ بچوں کو چومتے ہیں ہم تو بچوں کو چومتے نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا: او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمة:

ترجمہ: اگر رب العالمین تیرے دل سے رحم کی صفت نکال دے تو میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے بچوں سے حسن اخلاق کا معاملہ نہ کرے اس کا دل اللہ کے عظیم و وسیع اور لاتناہی صفت رحمت سے خالی ہے آج کے دور میں بعض لوگوں کی بد نصیبی اور علم دین اور دینی مسائل سے واقف نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ میں نے کئی ایسے افراد کو دیکھا جن کے سامنے کوئی والد یا سرپرست اپنے بچے کے ساتھ پیار کر کے چومتے اسے اٹھاتے تو یہ لوگ ہنس کر اس کے ساتھ مذاق کرتے ہیں کہ فلاں نادیدہ ہے ایسا ہے ویسا ہے ہم نے تو اپنے بچے کو اتنا خوفزدہ بنایا ہوا ہے کہ ہمارے قریب آنے کی بھی جرات نہیں کر سکتے اسی جاہلانہ عادت پر فخر بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ فخر کا نہیں بلکہ اپنی اس حرکت پر ہونے کا مقام ہے۔ اولاد اور بچوں پر شفقت و مہربانی اور رحم کرنا حضور ﷺ کا ایسا پسندیدہ عمل تھا کہ اپنے محبوب نواسوں کو بچپن میں کرتے ہوئے دیکھا تو ان ﷺ سے بچوں کو تکلیف میں دیکھنا برداشت

نہ ہوسکا حالانکہ آپ خطبہ دے رہے تھے اتر کر ان کو سنبھالنے کے بعد خطبہ جاری رکھا۔ واقعہ حضرت بریدہ نے ذکر فرمایا:
وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ ﷺ وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین وعلیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ ﷺ من المنبر فحملہما ووضعهما بین یدیه ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنه نظرت الی ہذین النصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتہما:

ترجمہ: حضرت بریدہؓ روایت کر رہے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضور اکرم ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ اچانک (دونوں نواسے) حسنؓ اور حسینؓ آئے وہ دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے اور قمیصوں کی لمبائی یا بچپن کی وجہ سے گر کر چلتے رہے حضور ﷺ (منبر سے) اترے اور ان دونوں کو (گود میں) اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا دیا، فرمانے لگے رب کائنات نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزمائش) کی چیزیں ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے دیکھ کر تو مجھ سے مبرنہ ہوسکا۔ حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کا سلسلہ منقطع کر کے ان دونوں کو اٹھالیا۔

اموال واولاد ایک فتنہ ہے: رب العالمین کا اولاد اور مال پر فتنے یعنی آزمائش کا اطلاق فرمانا بالکل بدیہی اور روز روشن کی طرح واضح ارشاد ہے: کہ جس طرح خالق و مالک حقیقی نے بے شمار نعمتوں سے ہمیں مالا مال فرما کر دیکھا جا رہا ہے کہ ہم اس ذات بالا و برتر کے انعامات اس کی مرضی و منشاء کے مطابق استعمال کر رہے ہیں یا اپنے اذلی دشمن شیطان کے احکامات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اگر ان نعمتوں کے عطا کرنے والے کی ہدایات پر چل کر ان سے فوائد حاصل کر رہے ہیں تو اس نعمت کے سلسلہ میں جس آزمائش اور امتحان کا ذکر فرمایا گیا کامیابی ہی کامیابی ہے انشاء اللہ۔ اور اگر نمک حرامی کا ثبوت دیتے ہوئے نعمتوں کے دینے والے کے احکامات سے روگردانی کر کے ابلیس کے راضی کرنے والے راستے کا انتخاب کریں تو دنیا و آخری دنیا کا کامیابی ہی ناکامی مقدر ہے۔ مال و اولاد بھی مالک الملک کا عطا کردہ انتہائی قابل قدر انعام و سرمایہ ہیں، اگر ان دونوں اشیاء کو رب العزت کی خوشنودی کا ذریعہ بنادیں، ان کے ساتھ معاملہ اس کے احکامات کی بجا آوری کی صورت میں ہو تو آزمائش میں کامیابی بصورت دیگر یہ دونوں اشیاء اگر رب ذوالجلل سے غفلت دین سے لاپرواہی عیاشی بے راہ روی اور خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ سے منہ موڑنے کا ذریعہ بنادی گئیں تو اس سودے اور آزمائش میں جو خسارہ ہے باپ اور اولاد دونوں کو جہنم کا ایندھن بننے کا سبب بن جاتا ہے۔ جس کا ذکر خطبہ کے ابتداء میں بیان کردہ آیت میں ہو چکا ہے اب یہ اولاد جس کو رب العالمین نے آزمائش سے تعبیر فرمایا ہے کیسے اپنی اولاد کی کامیابی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ آئندہ جمعہ ذکر ہوگا۔

مالک الملک مجھے اور آپ سب کو جہنم میں جانے اور ان کے اندر رہنے سے محفوظ رکھے امین۔